بچوں کے "باپو"

عبدالسّلام صدیقی

B-1 N/139، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی-110025

مغربی ہندوستان کے پور بندر شہر میں کاٹھیاواڑ کے سمندری کنارے پر آباد ایک چھوٹے اور صاف ستھرے گھر میں موہن داس کرم چند گاندھی کی ۲/اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پیدائش ہوئی۔ ان کے والد کا نام کرم چند اور والدہ کا نام پتلی بائی تھا۔ یہ ایک مذہبی خاتون تھیں۔ وہ روزانہ مندر جایا کرتی تھیں۔ وہ محبت کرنے والی اور مضبوط ارادے کی خاتون تھیں۔ ان کے دادا اُتّم چند نرم مزاج کے تاجر خاندان سے تھے۔ ان کے والدین یعنی "باپو" کے والد کرم چند جو کابا گاندھی" کے نام سے مشہور تھے۔ دیوان کے عہدے پر فائز تھے۔ والد نے اسکولی تعلیم برائے نام حاصل کی، مگر ان کے علم اور تجربے نے انھیں ایک اچھا منتظم بنا دیا۔ وہ بڑے بہادر اور مہربان تھے۔

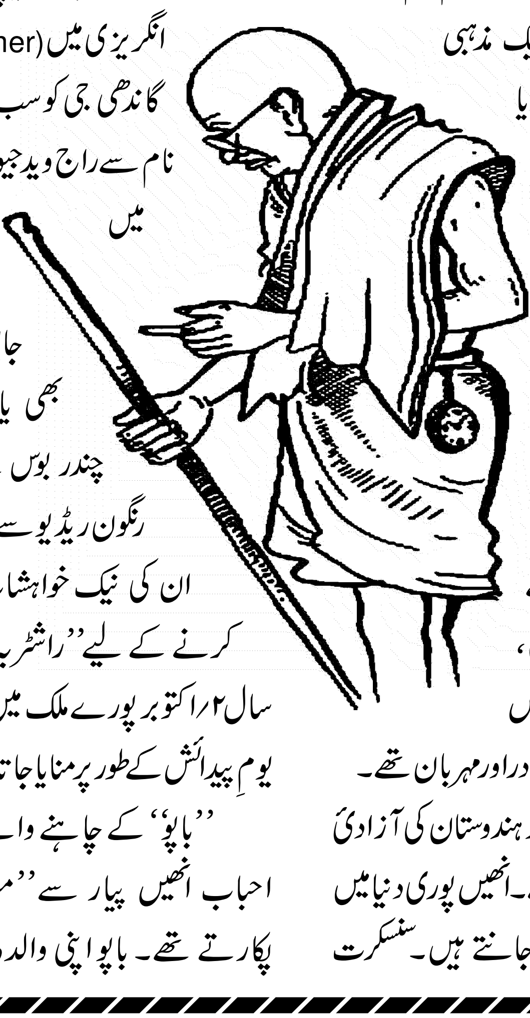

مہاتما گاندھی ہندوستان اور ہندوستان کی آزادئ تحریک کے اہم اور سیاسی لیڈر تھے۔ انھیں پوری دنیا میں لوگ مہاتما گاندھی کے نام سے جانتے ہیں۔ سنسکرت زبان میں لوگ مہاتما مہان آتما ایک "سمّان سوچک" (عزت مآب) لفظ ہے۔ گجراتی زبان میں گاندھی کے معنی ہوتے ہیں "پنساری" جب کہ ہندی زبان میں گاندھی کے معنی عطر فلیل بیچنے والا (عطر فروش) جیسے انگریزی میں (Perfumer) کہا جاتا ہے۔

گاندھی جی کو سب سے پہلے "مہاتما" کے نام سے راج وید جیورام کالی داس نے ۱۹۱۵ء میں پکارا۔ انھیں "باپو" (گجراتی زبان میں جاپو یعنی والد) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ سبھاش چندر بوس نے ۶/ جولائی ۱۹۴۴ء کو رنگون ریڈیو سے نشر آزاد ہند فوج کے لیے ان کی نیک خواہشات اور دعاؤں کو حاصل کرنے کے لیے "راشٹریہ پتا" سے یاد کیا تھا۔ ہر سال ۲/اکتوبر پورے ملک میں "گاندھی جینتی" ان کے یوم پیدائش کے طور پر منایا جاتا ہے۔

"باپو" کے چاہنے والے والدین اور دوست و احباب انھیں پیار سے "مونیا" کے نام سے بھی پکارتے تھے۔ باپو اپنی والدہ کو بہت چاہتے تھے اور

والد کو بھی، مگر ان سے ڈرتے بہت تھے۔ گاندھی جی کو ۵ سال کی عمر میں اسکول میں داخل کیا گیا۔ پور بندر سے انھوں نے مڈل پاس کیا اور ۱۸ سال کی عمر میں راجکوٹ سے ہائی اسکول (میٹرک) پاس کیا۔ ہائی اسکول کے بعد کی تعلیم انھوں نے بھاؤنگر کے شامل داس کالج سے حاصل کی۔ ۴؍ستمبر ۱۸۸۸ء کو گاندھی جی نے بیرسٹری کے لیے ''یونیورسٹی کالج لندن'' میں داخلہ لیا۔ وہاں سے بیرسٹر بن کر ہندوستان واپس آئے۔ ۱۰؍جون ۱۸۹۱ء کو انگلینڈ سے واپسی کے بعد یہاں پر وکالت شروع کر دی، لیکن سیاسی ماحول اور انگریزوں کے ظلم و ستم نے ان کی زندگی کا رُخ تبدیل کر دیا۔ گاندھی جی صرف اور صرف ہندوستانی عوام کی بھلائی اور فلاح کے بارے میں سوچ رہتے کہ کس طرح ہندوستانی قوم کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرائیں۔

مئی ۱۸۸۳ء میں ۱۳ سال چھ ماہ کی کم عمری میں ان کی کستور با ماکھن جی جن کی عمر ۱۴ سال تھی سے شادی کر دی گئی۔ کستور با ماکھن جی کا نام چھوٹا کر کے کستور با کر دیا گیا۔ جنھیں لوگ پیار سے ''با'' کہتے تھے۔ یہ شادی ان کے والدین کی رضامندی سے ہوئی تھی جو اس دور میں رائج ''بال وباہ'' کے تحت ہوئی تھی۔ ان کی چار اولادیں ہوئیں اور چاروں لڑکے تھے۔ ہری لال گاندھی، منی لال گاندھی، رام داس گاندھی اور دیوداس گاندھی۔

سب سے پہلے گاندھی جی نے ہندوستانی وکیل کے روپ میں جنوبی افریقہ میں ہندوستانی باشندوں کی جانب سے شہری حقوق کے لیے جدوجہد کے تحت ستیہ گرہ شروع کیا۔ جنوبی افریقہ سے ''باپو'' کی ہندوستان 1915ء میں واپسی ہوئی۔ ہندوستانی کسانوں، مزدوروں اور شہری کامگاروں کو زیادہ سے زیادہ زمینی ٹیکس، چھوا چھوت کے خلاف آواز اُٹھانے کے لیے متحد کیا۔ ۱۹۲۱ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد پورے ملک میں غریبی دور کرنے، عورتوں کی آزادی اور قومی اتحاد کا قیام اور قومی بھائی چارہ بہت سارے پروگرام چلائے۔ ان میں انگریزی حکومت سے آزادی، سوراج کی حصولیابی پروگرام اہم تھا۔ ''باپو'' نے برٹش حکومت کے ذریعے ہندوستانیوں پر لگائے گئے ''نمک ٹیکس'' کے خلاف ۱۹۳۰ء میں ستیہ گرہ اور اس کے بعد ۱۹۴۲ء میں ''انگریزو بھارت چھوڑو'' تحریک سے خصوصی شہرت حاصل کی۔

جنوبی افریقہ اور ہندوستان میں مختلف مواقع پر کئی سالوں تک انھیں جیل میں بھی رہنا پڑا۔ گاندھی جی نے ہر حال میں اہنسا اور سچائی کی پاسداری کی اور سبھی کو اس کے لیے آمادہ بھی کیا۔ سابرمتی آشرم میں انھوں نے اپنی زندگی بسر کی۔ روایتی ہندوستانی پوشاک دھوتی اور سوت سے بنی شال پہنی جیسے انھوں نے خود ہی چرخے پر سوت کاٹ کر اپنے ہاتھوں سے بنا تھا۔ انھوں نے سادہ اور شاکاہاری (سبزی والا) کھانا کھایا اور پاک وصاف دل ودماغ کے لیے لمبے لمبے 'اپواس' رکھے۔

ہمارے ملک ہندوستان کی یہ بہت بڑی خوش نصیبی رہی کہ اسے ''مہاتما گاندھی'' جی جیسے ہمدرد اور امن پسند رہنما کی قیادت نصیب ہوئی۔ ''باپو'' کا نام آتے ہی ذہن میں سادگی، اہنسا، سچائی، ہمدردی، محبت، انسانیت، اتحاد و اتفاق، بھائی چارہ، یگانگت کا مجسمہ نمودار ہوجاتا ہے۔ ان کی زندگی ایک صاف شفاف آئینہ کے مانند تھی۔ وہ جیسا کہتے تھے ویسا ہی عمل بھی کرتے تھے، ان کے قول وفعل میں ہمیں فرق نظر نہیں آتا۔ لہٰذا ان کے نقش قدم پر چلنے کے لیے مضبوط ارادے، بلند حوصلے، جرأت مندل، صبر وضبط، پُراعتماد انداز اور مستقل مزاجی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سچائی اور ایمانداری کا راستہ اپنانے والوں کو قدم قدم پر مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کے بہت سے کام ایسے ہیں جنھیں ہم آسانی سے اختیار کرکے اپنی عادت میں شامل کرسکتے ہیں اور سوسائٹی میں ایک منفرد مقام بنانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

یہ ''باپو'' کی شخصیت کا ہی اثر تھا کہ ہندوستان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے والی برٹش حکومت نے جب پہلی دفعہ کسی عظیم انسان پر ''ڈاک ٹکٹ'' نکالا تو وہ مہاتما گاندھی ہی تھے اس سے پہلے برطانیہ میں ڈاک ٹکٹ پر صرف بادشاہ یا ملکہ کی ہی تصویریں چھپتی تھیں۔ ''بابائے قوم'' مہاتما گاندھی پر سب سے زیادہ ڈاک ٹکٹ ان کے ۱۰۰ویں یوم پیدائش ۱۹۶۹ء میں جاری ہوئے تھے۔ اس سال پوری دنیا کے ۳۵ ممالک نے ان پر ۷۰ سے زیادہ ڈاک ٹکٹ جاری کیے تھے۔

گاندھی جی کا یومِ پیدائش (گاندھی جینتی ۲ر اکتوبر) ہندوستان میں قومی تعطیل کا درجہ رکھتا ہے اور پوری دنیا میں اسے ''یوم عدم تشدد'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ گاندھی جی کی زندگی اور ان کی تعلیمات اس کی زندہ مثال ہے۔ ان کی زندگی کھلی ہوئی کتاب ہے جو ہر قدم پر ان کے چاہنے والوں اور ملک کے باشندوں کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ اردو کے مشہور شاعر ''اسرار الحق مجازؔ'' نے گاندھی جی کے انتقال ۳۰ر جنوری ۱۹۴۸ء پر ان الفاظ میں انھیں خراج عقیدت پیش کیا تھا:

''ہندو چلا گیا نہ مسلماں چلا گیا
انساں کی جستجو میں اِک انساں چلا گیا''

○○

توجہ طلب

- قلمکار حضرات اپنی تخلیقات کے ساتھ اپنا پاس بک میں درج نام انگریزی میں اسپیلنگ کے ساتھ ضرور لکھیں۔ اپنا مکمل پتا، پن کوڈ اور رابطے کے لیے فون نمبر بھی ضرور درج کریں۔
- قلمکاروں سے ایک گزارش اور ہے کہ بذریعہ ای۔میل اپنی تخلیقات بھیجنے سے قبل اپنی تخلیقات کو ایک بار ضرور پڑھ لیں تاکہ اس میں پروف کی غلطیاں کم سے کم رہیں۔

—ادارہ